Research Journal
Tahqeeqat
جلد:5، شمارہ:1، 2026ء
eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334
ریسرچ جرنل تحقیقات

ڈاکٹر سہیل احمد خاں کی نثری کتب میں متذکرہ فرانسیسی مشاہیر

Famous French Personalities Mentioned in Prose Books of Dr. Sohail Ahmad Khan

Rabiah Fatima
PhD Scholar, Govt. College University, Lahore

ربیعہ فاطمہ
پی ایچ۔ڈی اسکالر، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

Dr. Nasima Rehman
Associate Professor, Department of Urdu,
Govt. College University, Lahore

ڈاکٹر نسیمہ رحمٰن
ایسوسی ایٹ، پروفیسر شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

Abstract

Dr. Sohail Ahmad Khan was a prominent and unique critic of Urdu literature as well as international literature. He had a vast knowledge of different literatures of the world. He wrote brilliant critical books and essays on international literature and enhanced the vision and knowledge of readers regarding Urdu literature and international literature. His critical work not only enhances the vision and knowledge of its readers but also creates a thought -provoking process in his readers' minds. In his critical work, many famous French personalities have been discussed. These prominent French personalities belong to different fields of life, like poetry, prose, science, Philosophy, psychology, art, music, theater, sociology and politics. The theories, faiths, beliefs and points of view of these French personalities have a deep influence on Urdu literature and are also well recognized internationally. Dr. Sohail Ahmad Khan introduces the wider ideologies of these different pivotal personalities and their impact on Urdu literature and international literature. When we study the critical work of Dr. Sohail Ahmad Khan in reference to French personalities, we can say that he gleaned the views of these scholars. Dr. Sohail Ahmad Khan tries his best to convey the ideas and vision of these eminent personalities to his Urdu literature readers.

Keywords: *Dr. Sohail Ahmad Khan, French Personalities, Critical Theories, International Literature.*

کلیدی الفاظ: ڈاکٹر سہیل احمد خاں، فرانسیسی شخصیات، تنقیدی نظریات، عالمی ادب

علم و ادب کے میدان میں نمایاں و منفرد لب و لہجے اور تنقیدی شعور کے حامل ڈاکٹر سہیل احمد خان (۱۸جولائی ۱۹۴۸ء۔۱۳مارچ ۲۰۰۹ء) نے اردو ادب کے علاوہ عالمی ادب کا اتنا وسیع و غائر مطالعہ کر رکھا تھا کہ جب وہ گفتگو کرتے تو زبان سے گویا علم کے پھول جھڑتے تھے اور جب وہ لکھتے تھے تو ادب کی دلفریب نیرنگیوں سے انسانی روح کو آرستہ کر کے کائنات کی وسعتوں کے علوم، انوکھے خیالات و نظریات کی طرف مائل کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی تمام عمر علم و ادب کی آبیاری کی۔ ان کی اردو ادب کے لیے خدمات اس قدر وقیع ہیں کہ ان کو لفاظی کی ضرورت نہیں گویا مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

ڈاکٹر سہیل احمد خاں ہمہ جہت شخصیت تھے۔ تخلیقی و تنقیدی اعتبار سے نظم و نثر دونوں پر یکساں دسترس رکھتے تھے۔ مشرق و مغرب کے ادبی مطالعات نے انہیں تنقید کی طرف راغب کیا۔ حالات و واقعات نے نقاد بننے کی سمت راہنمائی کی اور اردو ادب میں تنقید ان کا خصوصی حوالہ بن

OPEN ACCESS HEC DRJI ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE اشاریہ اردو جرائد EuroPub

گیا۔ ان کی تنقید نہ صرف ذہن کو جلا بخشتی ہے بلکہ بصیرت و کشادگی سے بھی ہمکنار کرتی ہے۔ وہ منفرد طرز کے صاحب اسلوب نقاد ہیں۔ انہوں نے تنقید نگاری میں اختصاص سے عالمی ادب اور علامت نگاری پر توجہ مرکوز کی۔ عالمی ادب سے متعلقہ شعرا، ادبا اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نامور مشاہیر پر علمی و ادبی مضامین قلمبند کیے۔ جن کے نام اور کام سے عام قاری زیادہ واقفیت نہیں رکھتا۔ ڈاکٹر سہیل احمد خاں کی یہ تنقیدی کاوشیں الگ الگ کتابی صورت کے علاوہ "مجموعہ سہیل احمد خاں (۲۰۰۹ء)" میں مجموعے کی صورت میں شائع ہوا۔

یہ مجموعہ ڈاکٹر سہیل احمد خاں کی وفات کے بعد 2009ء میں سنگِ میل پبلی کیشنز نے شائع کیا۔ اس مجموعے میں ان کی اہم کتب، ''علامتوں کے سر چشمے'' (1981ء)، ''طرزیں'' (1982ء)، ''داستانوں کی علامتی کائنات'' (1987ء)، ''ژنگ کے نفسیاتی نظریات'' (1987ء)، ''طرفیں'' (1994ء)، ''تعبیریں'' (2000ء) اور ''سیر بین'' (2000ء) شامل ہیں۔ مزید بر آں، ڈاکٹر سہیل احمد خاں کے شاگرد اشتیاق احمد مرحوم نے ان کے متفرق علمی و ادبی تنقیدی مضامین، تقاریر، پیش لفظ، اختتامیے، فلیپ، شخصی تعزیتی شذرات اور مکالموں کو یکجا کر کے ''مضامین و مکالماتِ ڈاکٹر سہیل احمد خاں'' کے عنوان سے 2010ء میں شائع کیا۔ زیرِ نظر مضمون میں ''مجموعۂ سہیل احمد خاں'' اور ''مضامین و مکالماتِ ڈاکٹر سہیل احمد خاں'' کو بنیادی متون کی حیثیت حاصل ہے، اور انہی کتب کی بنیاد پر شخصیات کی الفبائی فہرست مرتب کی گئی ہے۔ ان کی تنقیدی ژرف نگاہی اور ذہنِ رسا کو انتظار حسین نے ان الفاظ میں سراہا ہے:

> ''سہیل احمد خان کی تنقیدی فکر کو ابھی تک ہم نے الگ الگ مضامین کی صورت میں دیکھا تھا۔ اب جب یہ مضامین یکجا ہو کر ہمارے ہاتھوں میں آئے ہیں تو کچھ اور ہی نقشہ ابھر کر سامنے آیا ہے۔ لگتا ہے کہ کوئی مہم جو ذہن کسی کھوج میں نکلا ہوا ہے۔'' (۱)

ڈاکٹر سہیل احمد خاں کے ان مضامین میں ادب کے لامحدود چشموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ان کے یہ مضامین قدیم و جدید ادب کا مخزن ہیں۔ ایجاز و اختصار سے باوصف ان کی تحریریں جامعیت کی حامل ہیں۔۔ انہوں نے جن قد آور عالمی مشاہیر پر تنقیدی اعتبار سے خامہ فرسائی کی ان شخصیات نے ان کے ذہن و فکر کو علمی و ادبی سطح پر متاثر کیا۔ ڈاکٹر سہیل احمد خان کی تحریروں میں فرانسیسی مشاہیر کا ذکر تواتر سے آیا ہے۔ یہ فرانسیسی شخصیات ادب، تھیٹر، سائنس، نفسیات، آرٹ، سیاست اور معاشرے کے ہر شعبے کی معروف اور بااثر شخصیات ہیں جنہوں نے نا صرف فرانسیسی تہذیب و تمدن اور علم و ادب پر گہرے اثرات مرتب کیے بلکہ ان کے نظریات و مشاہدات نے دنیا کے ہر شعبہ ھائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے لیے فکر کے نئے در وا کیے۔ ان فرانسیسی مشاہیر کی تخلیقات سے ڈاکٹر سہیل احمد خاں نے اردو ادب کے لیے خوشہ چینی کی اور اپنی تحریروں میں ان کو معتبر و مستند حوالے کے طور پر برتا۔ ان فرانسیسی مشاہیر، تصانیف نظریات اور اصطلاحات کی تشریح و توضیح کیے بغیر ڈاکٹر سہیل احمد خاں کی تحریروں کی تفہیم ممکن ہی نہیں۔ یہ وضاحت قارئین کو ڈاکٹر سہیل احمد خان کی تحریروں کو سمجھنے میں معاونت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان شخصیات کے متعلق بھرپور آگاہی دیتی ہے اور ادب کے قاری کے علم و شعور میں اضافہ کا باعث بھی بنتی ہے۔ لہٰذا ذیل میں ان فرانسیسی شخصیات کے فکر و نظر کی اس مبسوط انداز سے احاطہ کرنے کی کاوش کی گئی ہے جس انداز سے ان فرانسیسی شخصیات کا ذکر بنیادی متن میں آیا ہے:

آراگون، لوئی: (Aragon, Louis)

(۱۸۹۷ء۔۱۹۸۲ء) فرانسیسی ناول نگار، شاعر، مضمون نگار اور فرانسیسی ادب میں ڈاڈا اور سرئیلزم جیسی ادبی تحریکوں کے رہنما پیرس میں پیدا ہوئے۔ اصل نام (Louis Andrieux) تھا۔ ۱۹۳۰ء میں کمیونزم کے سیاسی نظریات اور سوشلسٹ حقیقت پسندی سے وابستگی اختیار کی۔ فرانسیسی کیمونسٹ کے فعال ترین رکن کے طور پر کام کیا۔ جنگ عظیم دوم میں فرانسیسی مزاحمت کے حوالے سے سرکردہ شخصیت بن کر

ابھرے۔ ایک کیمونسٹ اخبار کی ادارت کی۔ اپنے ناولوں میں جدید فرانس کی حقیقت پسندانہ عکاسی پیش کی۔"The Bells of Basel "۱۹۳۴ء،"Residential Quarter ۱۹۳۶ء"، "Aurelien ۱۹۴۵ء" اور "Holy Week ۱۹۵۷ء" معروف ناول ہیں۔ شعری مجموعے درج ذیل ہیں:The Red Front "۱۹۳۱ء"، "Heart Break ۱۹۴۱ء، The Eyes of Elsa ۱۹۴۲ء"۔ ان کی شاعری میں پر اسرار عالم کے متعلق اشاروں کے ساتھ ساتھ بلا کی گرمی، شدت اور جوش بیان ہے۔ جنگ عظیم دوم میں حب الوطنی پر لکھی نظموں نے بہت مقبولیت حاصل کی۔ خاص طور پر "فرانس کا شکار کرنے والی عورت La Diane Francaise" اور "La Creve Coeur (غم و غصہ)" نے بہت اہم ہیں۔ (۲)

(Artaud, Antonine) آرتو، انتونن:

(۱۸۹۶ء۔۱۹۴۸ء) فرانسیسی شاعر، ڈرامہ نگار اور اداکار مارسیلی، فرانس میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۲۰ء میں پیرس گئے اور سٹیج و سکرین کے اداکار بن گئے۔ ۱۹۲۷ء میں Theatre Alfred Jarry کے قیام میں حصہ لیا۔ یہاں اپنا ڈرامہ "The Cenci ۱۹۳۵ء" پیش کیا۔ انہوں نے کم الفاظ بولنے اور جسمانی اشاروں اور اظہار سے مکالمے ادا کرنے کا مخصوص انداز وضع کیا۔ ان کی تصنیف "The Theatre and Its Double ۱۹۳۸ء" (میں تھیٹر کے طریقہ ہائے کار بیان کیے گئے اور یہ طریقے تھیٹر آف دی ایبسرڈ میں امتیازی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کی تھیوریز اور کام نے تجرباتی تھیٹر کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ (۳)

(Alfred Jerry) آلفرید ژاری، جیری:

(۱۸۷۳ء۔۱۹۰۷ء) فرانسیسی ڈرامہ نگار Laval فرانس میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنے پر تفنن مکالموں سے ایک عرصے تک پیرس والوں کو محظوظ اور دنیاوی افکار کو بھلانے کا موقع فراہم کیا۔ ان کا شمار سرئیلزم تحریک کے بانیوں میں کیا جاتا ہے۔ ڈرامے، ناول، مضامین لکھے اور شاعری کی۔ اصل وجۂ شہرت ڈرامہ "Abu Roi" ہے جو ۱۸۹۶ء میں شائع ہوا۔ (۴) یہ پہلی بار ۱۱ دسمبر ۱۸۹۶ء میں پیرس تھیٹر میں پیش کیا گیا۔ آلفرید نے ڈرامے کے مروجہ پرانے اور روایتی طریقوں کی بجائے نئی تکنیک متعارف کرائی۔ جو لوگوں کے لیے تفریح کا سبب بنی۔ جسے "Guignol" کا نام دیا اور اس کے معنی "پپٹ شو" کے ہیں۔

(Andre Breton) آندرے بریتوں:

(۱۸۹۶ء۔۱۹۶۶ء) ادیب، شاعر اور مفکر فرانس میں پیدا ہوئے۔ ویلری کے شاگرد تھے۔ فرائیڈ کے نظریات سے دلچسپی تھی۔ انہیں ادب مخالف بھی سمجھا جاتا ہے۔ سرریلزم تحریک کے سب سے بڑے نقیب تھے اور دادائیت "ڈاڈازم" سے بھی متاثر تھے۔ ان کے ناولوں میں خواب و خیال باہم مدغم نظر آتے ہیں۔ ذہنی انتشار اور خواب تحریروں کا موضوع خاص ہے۔ ناول "ناجا" مصنف کی نجی زندگی کے انوکھے واقعات و سانحات کا موثر بیان، اشارہ نگاری کا اعلیٰ نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ ان کی شاعری میں لاشعور اور تحت الشعور کی صدائیں ملتی ہیں۔ ان کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے موضوع کو براہ راست بیان کرنے کی بجائے اشارے کنایوں سے کام لیا ہے۔ تصانیف میں "The Lost Steps ۱۹۲۴ء"، "Legitimate Defense ۱۹۲۶ء"، "Surrealism and Paintings ۱۹۲۶ء"، "What is Surrealism ۱۹۳۴ء"، "The Key of the Fields ۱۹۵۳ء" ہیں۔ (۵)

(Andre Malraux) آندرے مالرو:

(۱۸۹۵ء۔۱۹۷۶ء) فرانسیسی ناول نگار نے زیادہ تر مصوری کے موضوع پر تصانیف لکھیں۔ اپنے کئی ناولوں میں اشتراکی خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے ۱۹۳۰ء کی دہائی میں فرانس کے دانشوروں کے معاشرتی مسائل کی ترجمانی تفصیل سے کی۔ دوران جنگ جرمنوں کے خلاف فرانس کی مدافعتی تحریک میں شامل ہوئے۔ ژیندل دیگول کی حکومت میں کافی عرصہ تک وزیر ثقافت رہے۔ سپین کی خانہ جنگی میں بھی بطور فوجی شامل ہوئے اور اس موضوع پر اپنا ناول "دی ہوپ ۱۹۳۵ء" لکھا۔ (۶) ان کی یادداشتیں "اینٹی میوارس" ان کے عہد کے بین الاقوامی مسائل اور بعض اہم شخصیتوں سے متعلق مستند دستاویز ہے۔ "لے کانکران ۱۹۲۸ء" اور "La Condition Humain ۱۹۳۳ء" کا موضوع انڈوچین کی انقلابی تحریک ہے۔ مالرو کی تصنیف "میوزیم ود آؤٹ والس کی دو جلدیں (۱۹۴۹ء تا ۱۹۵۰ء)" فنون لطیفہ اور ان کے انسانی تعلق کے موضوع پر ان کے اختراعی رجحانات کی عکاس ہیں۔

(Bergson, Henri) برگساں:

(۱۸۵۹ء۔۱۹۴۱ء) فرانسیسی فلسفی ہنری لوئس برگساں پیرس میں پیدا ہوئے۔ مذہباً یہودی تھے۔ فرانس کے اعلیٰ تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کی۔ کئی یونیورسٹیوں نے انہیں اعزازی ڈگریاں بھی دیں۔ ان کے فلسفیانہ نظریات نے پوری دنیا کو متاثر کیا۔ ۱۸۸۱ء تا ۱۹۱۸ء فرانس کی مختلف یونیورسٹیوں میں بطور پروفیسر منسلک رہے۔ ۱۹۴۰ء میں "نکولس مرے بٹلر گولڈ میڈل" حاصل کیا۔ جوانی میں مادیت پرست اور سپنسر کے مداح تھے۔ بعد میں مادی میکانکیت کو رد کرتے ہوئے کہا کہ ذہن بھی مادہ ہے اور ذہنی عمل بھی میکانکی نتیجہ ہے تو پھر ضمیر اور وجدان کیا ہیں۔ انہوں نے وجدانی اور اندرونی تجربات کو علم کا سرچشمہ قرار دیا۔ علامہ اقبال بھی ان کے نظریات سے متاثر تھے۔ اس لیے پیرس میں ان سے ملاقات بھی کی۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ انہیں نوبل انعام ان کی تصنیف "Creative Evolution" ۱۹۰۷ء پر دیا گیا لیکن دراصل انہیں جمالیات، حیاتیات اور فلسفیانہ نظریات پر یہ انعام دیا گیا۔ ٹائم اینڈ فری ول "Time and Free Will" ۱۸۸۹ء، میٹر اینڈ میموری "Matter and Memory" ۱۸۹۶ء اور مائنڈ انرجی "Mind Energy" ۱۹۲۲ء اہم تصانیف ہیں۔ ان کی بیشتر تصانیف کے دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔

(Baudelaire, Pierre) بودلیئر:

(۱۸۲۱ء۔۱۸۶۷ء) فرانسیسی ادیب پیرس میں پیدا ہوئے۔ ان کا شمار انیسویں صدی کے عظیم فرانسیسی ادیبوں میں ہوتا ہے۔ ۱۸۴۰ء میں قانون کی تعلیم کے دوران افیون اور حشیش کے عادی ہوئے اور سفلس جیسے موذی مرض کا شکار ہو کر کم عمری میں پیرس میں انتقال کر گئے۔ گوئٹے کو اپنا استاد مانتے تھے۔ اپنی نظموں کے مجموعے بدی کے پھول Les Fleus du Mai گوئٹے کے نام معنون کیا۔ اس کتاب کے حسن و قبح پر ادبی حلقوں میں سخت بحث ہوئی کیونکہ ان نظموں میں بعض ایسی تھیں جن کا مقصد روایتی اخلاقیات کو ختم کر کے بدی کو مجسم شکل میں حسین بنا کر پیش کرنا تھا۔ یہ رمز نگاری تحریک کے بانیوں میں سے تھے۔ ۱۸۴۴ء میں ایک خاتون Jeaneduvel کے ساتھ مل کر ایک انجمن قائم کی۔ اس زمانے کی نظموں کو "Black Venus" کتاب میں ترتیب دیا۔ اسے فرانسیسی زبان میں عشقیہ شاعری کا پہلا مجموعہ مانا جاتا ہے۔ ۱۸۵۲ء میں Algea Sabatier اور Apollonie جیسی خوبصورت خواتین سے تعلقات رہے۔ اسی عرصے میں White Venus تخلیق کی۔ ان کی وابستگی Merie Daubrun ایکٹرس سے بھی رہی۔ ۱۸۵۷ء میں ان کی معروف تصنیف "Les Fleus du Mai" کا انگریزی ترجمہ "The Flower of Evil" کے نام سے شائع ہوا۔ یہ تصنیف علامت نگاری کی تحریک میں سنگ میل کی حیثیت کی حامل

ہے۔اس میں مصنف نے جرائم، جنسی بے راہ روی اور اعلیٰ قدروں کے زوال کو موضوع سخن بنایا ہے۔اس کتاب کی اشاعت پر مصنف، پرنٹر اور پبلشرز سب کو گرفتار کیا گیا۔Avent Great رسالے میں ان کی نظموں کے علاوہ ان کا ایک ناول "Lafarlo" بھی شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے اپنے حالات زندگی بیان کیے تھے۔(۷)

(Gaston Bachelard) بوش لار:

(۱۸۸۴ء۔۱۹۶۲ء) فرانسیسی سائنسی فلسفی اور ادبی نقاد Bar-sur-Aube، فرانس میں پیدا ہوئے۔ عملی زندگی کا آغاز بطور پوسٹ ماسٹر کیا۔ فوج کے ٹیلی گرافی کے محکمے میں خدمات انجام دیں۔۱۹۰۷ء میں پیرس آئے۔اس عرصے میں ریاضی اور نیچرل سائنس پڑھنے کا آغاز کیا۔جنگِ عظیم اول کے بعد اپنے پیدائشی علاقے میں فزکس اور کیمسٹری پڑھاتے رہے۔ساتھ ساتھ فلسفہ کی تعلیم حاصل کی۔۱۹۲۷ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ۴۶ سال کی عمر میں Dijon یونیورسٹی میں تقرر ہوا۔ان کا ابتدائی کام فزکس اور کیمسٹری کے حوالے سے تھا۔ بعدازاں فلسفے سے دلچسپی پیدا ہوئی۔انہوں نے مابعد الطبیعات، فطرت، ماخذ اور انسانی حدود کا فلسفیانہ مطالعہ کیا۔"" The New Scientific Spirit ۱۹۳۴ء اور ""The Formation of "Scientific ۱۹۳۸ء میں تاریخی نظریہ علمیات کا نفسیاتی تجزیہ سائنسی انداز میں پیش کیا۔آگسٹے کومت کی ثبوتیت پر تنقید کی۔(۸) "The Philosophy ،""The Poetics of Space of No"، Intuition of' the Instant" شاعری پر تنقید کے حوالے سے اہم تصانیف ہیں۔

(Paul Claudel) پال کلودیل:

(۱۸۶۸ء۔۱۹۵۷ء) فرانسیسی ادیب اور ڈرامہ نگار Villeneuve Sur Fere فرانس میں پیدا ہوئے۔ان کا چھوٹا بھائی Camille Claudel مشہور فرانسیسی مصور تھا۔پال کلودیل نے طالب علمی کے زمانے میں راں بو کے اثرات قبول کیے اور یہ اثرات تمام عمر رہے۔پال ویلری کی رمز نگاری کے مقابلے میں پال کلودیل کی رمز نگاری میں رومانیت کا جوش ہے۔ویلری مطلق صداقت کا متلاشی رہا جبکہ کلودیل نے اسے مذہب کے دامن میں پالیا۔کلودیل کی شاعری اور ڈراموں میں یہی مذہبی باطنیت رچی بسی ہے۔اپنی شاہکار شاعری ۱۹۱۷ء سے قبل لکھی۔جنگ عظیم اول کے بعد انہیں فرانس کا سب سے بڑا غنائی شاعر مانا گیا۔شاعری میں La Gantate a Trois" "Voix تین سُروں والا نغمہ، "Feuilles de Saints" اولیا کے اوراق اور "Cinq پانچ بڑی Grandes Odes d'un Procession Pour Saluer le Siecle Nouvean Art Foetique غنائی نظمیں اور دعائیں نئی صدی کے سلام کے لیے" اہم مجموعے ہیں۔پال کلودیل اعلیٰ درجے کے ڈرامہ نویس بھی تھے۔بیشتر ڈرامے غنائی نظموں کے انداز میں لکھے ہیں جو کہ ڈرامے کے لیے نئی صنف ہے۔ان کے معروف ڈراموں میں L'otage ''یرغمال''، Pain Dur ''سخت روٹی''، Soulier de satin'' ''اطلس کی جوتی اور ''نوجوان لڑکی ویولین La Fille Violain'' شامل ہیں۔ان تمام ڈراموں کے کردار رمزی نوعیت کے حامل ہیں اور نفسیات پر مشتمل ہیں۔

(Paul Valery) پال والیری:

(۱۸۷۱ء۔۱۹۴۵ء) جدید عہد کے فلسفی اور شاعر Sete میں پیدا ہوئے۔ملارمے کے جانشین تھے۔پال والیری کی زندگی گوناگوں نشیب و فراز کا شکار رہی۔قانون کی تعلیم حاصل کی لیکن فوج میں شمولیت اختیار کی۔فوج کی ملازمت ترک کر کے سول سرونٹ بنے۔بعدازاں صحافت کی طرف رجوع کیا اور بیس سال اس سے وابستہ رہے۔ملارمے کی طرح علامت پسند تھے۔۱۸۸۸ء تا ۱۸۹۱ء کے عرصے میں متعدد نظمیں تحریر کیں۔ نظموں کا تعلق علامتی تحریک سے ہے۔کہا جاتا ہے کہ محبت میں ناکامی کے باعث عمر بھر افسردہ رہے اور یہی انداز ان کی تحریروں میں نمایاں ہے۔

۱۹۲۲ء میں والیری عوامی شخصیت کے طور پر ابھر کر سامنے آئے۔ فرانس اکیڈمی کے ممبر منتخب ہوئے اور میری ٹرینن یونیورسٹی میں سب سے اعلیٰ عہدے پر پہنچے۔ شاعری کے پروفیسر بھی رہے۔ ایڈگر ایلن پو اور Huysmans سے بھی متاثر تھے۔ Smith کے مطابق پال والیری فرانس کے پانچ اہم شعرا میں سے ہیں۔ ان کی دو نثری تصانیف دو اشخاص سے متعلقہ ہیں۔ ایک "Introduction a la Methode Leonard de Vince" ۱۸۹۱ء اور دوسری "La Soiree avee Monsieur taste" ۱۸۹۲ء میں منظر عام پر آئی۔ ان کے ایک مجموعے کا انگریزی ترجمہ "The Young Fate" کے نام سے ہوا اور اسی سے شہرت ہوئی۔ اس کا فرانسیسی نام "La Jeuneparque" تھا۔ اس مجموعے میں ان کی مشہور نظم "The Graveyard by the sea" بھی شامل ہے۔[۹]

(Marcel Proust) پروست، مارسل:

(۱۸۷۱ء۔ ۱۹۲۲ء) فرانسیسی ناول نگار نے نوجوانی کا زمانہ فیشن پرستوں اور دانشوروں کے ساتھ گزرا۔ ۱۹۰۵ء کے بعد گوشہ نشینی اختیار کی۔ آپ بیتی ناولوں کا سلسلہ کھوئے ہوئے زمانے کی جستجو" کے نام سے شائع ہوا۔ انہوں نے ماضی کی مفصل یادیں اپنے الجھے recherche du temps perdu la ۱۹۱۹ء۔ ۱۹۲۷ء سے "طرز بیان میں نازک و پیچیدہ نفسیاتی اور حسیاتی جزئیات کے ساتھ پیش کیں۔ اپنے عہد کی معاشرتی زندگی کی حقیقی تصویر کشی کی۔ تحریریں کاملیت کا تاثر دینے کے ساتھ ساتھ رممبرنس آف تھنگس پاسٹ (۱۹۲۲ء۔ ۱۹۳۲ء)" Remembrance of Things Past پیچیدہ، گنجلک اور تجرید کی بھی غماز ہیں۔ ان ناولوں کا انگریزی ترجمہ "جنگ عظیم اول کے آغاز سے کچھ پہلے شائع ہوا لیکن مقبولیت جنگ عظیم کے بعد حاصل ہوئی۔ یہ مصنف کی سوانح ہے جس میں وہ کہیں اپنا نام نہیں بتاتا۔ ناول کی فضا مبہم اور غیر متعین ہے۔ وہ بچپن سے متعلقہ ہر جزو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ ماضی کے واقعات اور مقامات کی داستان ایسے بیان نہیں کرتے کہ وہ ان کو یاد رہ سکیں بلکہ بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعات کیسے ان کی یاداشت میں برقرار رہ گئے۔ سوانح کی پہلی دو جلدوں "سواں کنارے" اور "گورمانت کے کنارے" میں واقعات اور مقامات کے تذکرے کی بجائے مختلف تصورات کا ذکر ہے جس کے ذریعے یادیں تازہ رہ سکیں۔ ان کے نزدیک حیثیت مطلق ہے جیسا کہ برگساں کا نظریہ ہے۔ فرانسیسی ادب میں بچپن کے ماحول کا جائزہ اور تذکرہ اس سے قبل اناطول فرانس اور آندرے ژید کر چکے تھے۔ لیکن مارسل کی تحریر میں فرق ان کے پر احساس اسلوب کا ہے۔

(Francis Picabia) پکابیا، فرانسیس:

(۱۸۷۹ء۔ ۱۹۵۳ء) فرانسیسی مصور اور ادیب فرانس میں دادائیت کے بانیوں میں سے ہیں۔ پیرس، فرانس میں جنم لیا۔ پانچ سال کی عمر میں والدہ کے انتقال کے بعد والد نے پرورش کی۔ (Ecole des Arts Decoratifs) اکیڈمی سے آرٹ کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۰۳ء تا ۱۹۰۸ء تاثریت کے زیر اثر تصاویر بنائیں۔ ۱۹۰۹ء میں مکعبیت اندازِ مصوری اپنایا۔ ۱۹۱۳ء میں امریکی مصوروں اور مجسمہ سازوں کی منعقدہ جدید آرٹ کے شو میں شرکت کی۔ پکابیا واحد مکعبیت پسند مصور تھے جنھوں نے اس شو میں شرکت کی۔ بعد ازاں اس کے حوالے سے انٹرویو بھی دیے۔ ۱۹۱۵ء تا ۱۹۲۱ء دادازم کے داعی رہے۔ دادائیت کے بعد سرریلزم سے وابستہ ہوئے۔ دادازم کے متعلق ان کی تحریریں "Who Knows" اور "Yes No" ۲۰۰۷ء میں شائع ہوئیں جبکہ ان کی شاعری و دوسری تحریریں "I Am a beautiful Monster" کے عنوان سے انگریزی میں طبع ہوئیں۔

(Paul Eluard)پول ایلوار:

(۱۸۹۵ء۔۱۹۵۲ء)فرانسیسی شاعر، ایلوار فرانس کے بیسویں صدی کے نمائندہ شاعروں اور سرئیلزم کے بانیوں میں سے ہیں۔۱۹۱۹ء تا۱۹۳۸ء سرئیلسٹ شعرا آندرے بریتوں، فلپ سوپلٹ اور لوئی آرگوں سے قریبی تعلق رہا۔ سرئیلزم کے زیر اثر انھوں نے سرئیلی استعاروں کو بخوبی اپنی شاعری میں برتا۔ اس کے علاوہ اشتمالی خیالات کے حوالے سے معاشرتی اور سیاسی اصلاح کا پیغام بھی موجود ہے۔ ایلوار تمام عمر اس تحریک سے وابستہ رہے۔ "" Capital of Sorrow، "The Public Rose"، "The Fertile Eyes"، "Say Everything"میں خواب اور حقیقت کے تعلق اور آزادانہ اظہار کے نظریات کے حوالے سے نئی لفظی تکنیکوں کے تجربات کیے۔(۱۰)

(Descartes, Rene)ڈیکارٹ:

(۱۵۹۶ء۔۱۶۵۰ء)فرانسیسی فلسفی، ریاضی دان اور سائنسدان ایک گوشہ نشین اور منکسر المزاج انسان تھے۔ ریاضیات میں کوآرڈی نیٹ جیومیٹری کے موجد تھے۔ تورین، فرانس میں پیدا ہوئے۔ روایتی تعلیم کے علاوہ ریاضی اور فلسفہ پڑھا۔۱۶۱۶ء میں پوائیٹر زیونیورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کی لیکن پریکٹس نہیں کی۔ کچھ عرصہ فوج میں بھی ملازمت کی۔ بعد ازاں ساری زندگی فلسفے کے مطالعے میں بسر کی۔۱۶۲۸ء میں نیدرلینڈ چلے گئے اور بقیہ زندگی وہیں گزاری۔ ان کا فلسفہ ریاضی، تکونیات اور طبیعات سے مربوط ہے۔ کسی ادارے سے وابستہ نہیں تھے۔ نیوٹن اور لائبنیز ان سے متاثر تھے۔ ان کے فلسفیانہ نظریے کے مطابق دنیا میں دیگر اشیا کے علاوہ خدا اور انسان کی ذات بھی وجود رکھتی ہے۔ انسان کو دنیا اور خدا کو سمجھنے کے لیے اپنی بصیرت سے کام لینا چاہیے۔۱۶۳۷ء میں "ڈسکورس" میں اپنے قول "میں سوچتا ہوں اس لیے میں زندہ ہوں" کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ علم و دانش کی کنجی دقیانوسی خیالات اور روزمرہ تجرباتی احساسات و مشاہدات میں نہیں بلکہ انسان کی فہم و فراست اور استدلال میں پوشیدہ ہیں۔ کپلر اور نوٹن نے ان کے نظریات پر اعتراضات بھی کیے۔ "ڈسکورس" اور "تریتے"، "طریق اور تفکرات" فرانسوی زبان میں لکھیں۔ فلسفے اور سائنس کی توجیہات کے لیے تشکک کا انداز اپنایا۔ عقل، ریاضی اور منطق پر بھروسہ کیا۔ ان کا انداز فکر مذہبی عقیدت مندی کے مخالف تھا۔ عیسائی راہبروں نے ان کے نظریات کو قابل اعتراض قرار دیا۔(۱۱)۱۶۶۳ء میں فرانس میں ان کے فلسفے اور طبیعات کی تعلیم پر پابندی عائد کر دی گئی۔ ڈیکارٹ جدید مغربی فلسفے کے بانی تصور کیے جاتے ہیں۔ کتب کے دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ "Principles of Philosophy، "Philosophy"،"Meditation on First""اہم کتب ہیں۔

(Racine, Jean Baptiste)راسین:

(۱۶۳۹ء۔۱۶۹۹ء)کلاسیکی ٹریجڈی کے عظیم فرانسیسی ڈراما نگار ژاں باپتست راسین ایک سرکاری محصل کے ہاں پیدا ہوئے۔ جانسینوں کی خانقاہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد پیرس کے کالج میں داخلہ لیا۔ خانقاہ کی کٹر اخلاقیات پسندی نے ان کی زندگی اور شخصیت پر انمٹ اثرات چھوڑے۔ یونانی اور لاطینی کلاسیکی ادب نے بھی متاثر کیا۔ ایوری پیڈیز اور سوفوکلیز کی یونانی تحریروں کو روانی سے پڑھتے تھے۔۱۶۵۸ء میں روایتی شاعری سے شاعری کا آغاز کیا۔ ادبی حلقوں میں دوست بنائے جن میں فرانسیسی شاعر ژاں لافونٹین بھی تھے۔ گھر والوں کے دباؤ میں ۱۶۶۱ء میں پیرس کو خیر باد کہہ کر پادریت کی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ ایک سال بعد واپس آکر ادبی زندگی کا آغاز کیا اور جلد ہی معروف معاصر اہل قلم میں اپنا مقام بنالیا۔۱۶۶۴ء میں پہلا ڈراما"Thebaid"عوام کے سامنے پیش کیا۔ بعد ازاں سات عظیم ٹریجڈیز یونانی اور رومن ادب سے ماخوذ کر کے لکھیں جن میں "Bajazet"، "Berenice"، "Britannicus"، ""Andromaque"اور"Mithridate"اہم

ہیں۔انہوں نے تمام تصانیف قدیم ہیروز اور ہیروئنوں کے متعلق تحریر کیں لیکن کرداروں کے احساسات و جذبات کو سترھویں صدی کے فرانس کے ماحول کے مطابق ڈھال کر پیش کیا۔

(Rimbaud, Arthur)راں بو:

(۱۸۵۱ء۔۱۸۹۱ء)فرانس میں رمزیت یارمز نگاری کی تحریک کو متاثر کرنے والے راں بو نے پندرہ سال کی عمر سے شاعری کا آغاز کیا۔ ابتدائی نظمیں اصلاح و نظر ثانی کے لیے پال ورلین کے پاس بھیجیں جو کہ ان نظموں سے از حد متاثر ہوئے اور راں بو کو پیرس بلا لیا۔ اگلے دو اڑھائی سال یہ دونوں یک جان و دو قالب کی مانند رہے لیکن بعد میں اختلافات پیدا ہو گئے۔ بیس سال کی عمر میں شاعری چھوڑ کر سرکس کمپنی کی ملازمت اختیار کر لی۔ بعد میں عدن کی کسی کمپنی میں ایجنٹ بنے جس کا صدر مقام ایتھوپیا تھا۔ بیمار ہو کر پیرس واپس آئے اور مارسیلز کے ہسپتال میں داخل ہوئے جہاں آپریشن کی ناکامی کے بعد وفات پائی۔ راں بو کی شاعری کا زیادہ حصہ بیس سال کی عمر سے قبل کا ہے۔ ان کی زندگی و شاعری کشمکش سے عبارت ہے۔ خاص طور پر ان کی نظمیں "Une Saison en Enfer"اور"Illummations"اس کشمکش کی عکاس ہیں۔ راں بو شاعر کے لیے روشن ضمیری کو ناگزیر سمجھتے تھے کیونکہ باطنی روشنی کے سامنے زندگی کی تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔ راں بو نے بیس سال کی عمر میں شاعری ترک کرنے کے بعد دوبارہ شاعری نہیں کی۔ ناقدین کے خیال میں یہ اس لیے ہوا کیونکہ ورلین سے ان کی دوستی ختم ہو گئی اور ان دونوں کے درمیان دوستی ہی شاعری کی وجہ سے تھی۔ دوستی کے خاتمے کے بعد یہ مشترک قدر بھی ختم ہو گئی اور ان کی ناراضگی کی وجہ سے شاعری کو نقصان پہنچا۔ راں بو کی نظمیں انتہا پسندی کی مثال ہیں۔ شاعری میں عروض کے معاملے میں اپنے معاصر شاعروں اور ورلین سے بھی زیادہ آزاد ہیں۔ انہوں نے صرف و نحو کے قواعد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی بیشتر نظمیں قافیے کی قید سے آزاد تحریر کیں۔ ان کے انداز بیاں میں انفرادیت ہے اور ان کے الفاظ صرف و نحو سے زیادہ صوتی تلازمات کے ذریعے شاعری میں طلسمی کیفیات و خاص تاثر پیدا کرتے ہیں۔

(Roland Barthes)رولاں بارتھ:

(۱۹۱۵ء۔ ۱۹۸۰ء) فرانس کے شہر Cherbourg میں پیدا ہوئے۔ بحری جنگ میں والد کی وفات کے بعد والدہ انہیں لے کر فرانس کے دوسرے شہروں میں پھرتی رہیں لیکن ان کے بچپن کا زیادہ تر حصہ بیون اور پیرس میں بسر ہوا۔ پیرس میں تعلیم کا آغاز ہوا۔ والدہ نے کتب کی جلد بندی کا کام کیا۔ رولاں نے Sorbonne میں کلاسیکی ادب، یونانی المیہ اور گرامر کا مطالعہ کر کے ۱۹۳۹ء میں ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۴۳ء میں فلالوجی میں ڈگری مکمل کی۔ ۱۹۳۴ء میں تپ دق کے مرض میں مبتلا ہو کر سینی ٹوریم میں مقیم رہے لیکن مطالعہ جاری رہا۔ "Combat"رسالے میں مضامین لکھنے سے آغاز کیا۔ ۱۹۶۰ء میں پیرس کے ادارے " Ecole Pratique des hautes etudes"کے ڈائریکٹر سٹڈیز اور ۱۹۷۲ء میں کالج آف فرانس میں "ادبی نشانیات" کے پروفیسر رہے۔ اصل وجہ شہرت ساختیاتی تنقید ہے۔ پہلے اہم ترین ساختیاتی نقاد کے طور پر ساختیاتی لسانی بصیرتوں کو ادب کی تعبیر و تشریح اور توجیہہ میں برت کر موجودیت کے تناظر میں ساختیاتی تنقید اور نشانیات کے اصول و قوانین مرتب کیے۔(۱۲) انہوں نے ادب، آرٹ، موسیقی، سینما، فوٹو گرافی اور مقبول عام کلچر پر مضامین تحریر کیے۔ ۱۹۸۰ء میں کار حادثے میں وفات پائی۔

(Rene Guenon)رینے گینوں، عبدالواحد یحیٰ:

(۱۸۸۶ء۔۱۹۵۱ء)Rene Jean Marie Josph Guenonفرانس میں پیدا ہوئے۔ مابعد الطبیعات کے حوالے سے کافی کام کیا۔ علامتیت اور روایت کے متعلق بھی لکھا۔ ان کی تحریریں فرانسیسی زبان میں تھیں لیکن بیس سے زائد زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ ابتدا میں ہندو

مذہب سے متاثر تھے لیکن ۱۹۱۰ء میں اسلام قبول کر لیا اور شیخ عبد الواحد نام رکھا۔ رینے گینوں نے شیخ عبد الرحمان (اون اگولی الہادی Ivan Agueli سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ۱۹۱۷ء میں الجیریا سے فلسفہ کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے اپنی کتاب "دی سمبولزم آف دی کراس" کو شیخ عبد الرحمن کے نام معنون کیا۔ اہم تصانیف "Introduction to the study of the Hindu Doctrines" اور "The Great Traid" ہیں۔[۱۳] ان کی تصانیف تیئیس جلدوں میں شائع ہوئیں۔ متعدد مضامین بھی شائع ہو چکے ہیں۔

ژاک بارزاں (Jacques Martin Barzun):

(۱۹۰۷ء۔ ۲۰۱۲ء) تعلیم کے فلاسفر فرانس میں پیدا ہوئے۔ متعدد موضوعات پر کام کیا۔ بچپن پیرس میں گزرا۔ والد مصوروں کے ایک گروہ کے ممبر تھے۔ والد کی خواہش تھی کہ وہ ایجوکیشن یونیورسٹی امریکہ میں تعلیم حاصل کریں۔ دوران تعلیم کولمبیا یونیورسٹی کے ادبی کلب میں بطور مقرر مشہور ہوئے۔ ۱۹۳۲ء میں کولمبیا یونیورسٹی سے پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی اور وہیں تاریخ کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ گریجویٹ سکول کے ڈین (سرپرست اعلیٰ) رہے۔ چالیس سے زائد تصانیف کے موضوعات سائنس، طب، آرٹ اور موسیقی ہیں۔ "The House of Intellect" اور "Teacher in America" بہت مشہور ہوئیں۔ تحقیق کے حوالے سے "Follett's Modern American Usage" اور ادبی انداز میں "Simple and Direct" اہم ہیں۔

ژاک دریدا (Jacques Derrida):

(۱۹۳۰ء۔ ۲۰۰۴ء) فرانسیسی فلسفی، ادب، لسانیات اور تحلیلی نفسیات کے نقاد الجیریا میں پیدا ہوئے۔ پیرس سے تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۴ء سوربون یونیورسٹی میں پڑھایا۔ "ردتشکیلیت" Deconstruction کا نظریہ متعارف کروایا۔ مابعد الطبیعاتی نظام فکر کے تصورات، متفرقات پر تنقید کی۔ ردتشکیلیت مبہم فلسفیانہ اصطلاح ثابت ہوئی کیونکہ اس نے متن کے متعین معنی، پسِ معنی، معنی در معنی کو الٹ پلٹ کر نئی تشریحات اور تفہیمات پیش کی جاتی ہیں۔ اس لیے یہ نظریہ رد بھی ہوا اور اس میں توسیع و پیش رفت بھی ہوئی۔ انہوں نے بیس سے زائد کتب اور مضامین لکھے۔[۱۴] فرانس میں تارکین وطن کے حقوق اور چیکوسلواکیہ کی آزادی کی مہم میں شریک رہے۔ ان کے ہمہ گیر نظریات نے علم و ادب، تنقید اور لسانیات کے ہر شعبے پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ نمائندہ تصانیف "Speech and Phenomena"، "Of Grammatology"، "Writting and Difference" اور "Margins of Philosophy" ہیں۔

ژاں پال سارتر (Jean Paul Sartre):

(۱۹۰۵ء۔ ۱۹۸۰ء) مغربی مفکر جو عمر بھر فرد کے وجود کو اجتماعیت سے الگ کر کے زیادہ معنویت عطا کرنے میں مصروف عمل رہے۔ پیرس میں پیدا ہوئے اور یہیں وفات پائی۔ والد کا نام ژاں بیپٹسٹ سارتر اور والدہ کا این میری شوائزر تھا۔ دادا مشہور معالج اور مصنف اور نانا کارلس چارلس شوائزر جرمن زبان کے عالم تھے۔ سارتر ابھی ایک سال کے تھے کہ والد Enterocolitis بیماری سے وفات پا گئے تو اپنی ماں کے ہمراہ ننھیال آ گئے۔ نانا کی سخت گیر طبیعت اور نظم و ضبط کی پابندی کی وجہ سے ان سے تعلقات کشیدہ رہے البتہ ان کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔ ۱۹۲۴ء میں Ecole Normale Superieure فرانس میں داخلہ لیا۔ ۱۹۲۸ء غیر معمولی ذہین اور علم و ادب سے دوستی رکھنے والی سیمون ڈی بووائر سے ملاقات ہوئی اور دونوں نے شادی کر لی۔ ENS سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد سارتر فوج میں ملازم ہو گئے۔ شمال مغربی فرانس کے ہائی سکول میں ملازمت ملنے کے بعد فوجی ملازمت چھوڑ دی۔ ۱۹۳۳ء میں برلن، جرمنی میں فلسفی مارٹن ہائیگر ڈ سے ملاقات ہوئی۔ ان سے بہت متاثر ہوئے۔ برلن میں ایڈمنڈ ہزال سے بھی ملے۔ ۱۹۳۸ء میں ناول "Nausea" شائع ہوا۔ ۱۹۳۹ء جنگ عظیم دوم میں گرفتار ہوئے۔ مارچ ۱۹۴۱ء میں

جرمن فوج سے فرار ہو کر پیرس پہنچے۔ ۱۹۴۳ء میں مقبول تصنیف "Being and Nothingness" شائع ہوئی۔ ۱۹۴۵ء میں معروف علمی جریدے "Les Temps Moderne" کی ادارت کے فرائض انجام دیئے۔ فلسفۂ وجودیت کی وجہ سے سارتر کو فرانس اور یورپ میں افسانوی شہرت حاصل ہوئی اور وہ پوری دنیا میں آزادی کے لیے جنگ کرنے والوں کے لیے مثال اور علامت بن گئے۔ فلسفۂ وجودیت کے زیر اثر انہوں نے انسان کو ہر معاملے میں اولیت دینے پر اصرار کیا۔

ژولیاں باں دا: (Julien Benda)

(۱۸۶۷ء۔۱۹۵۶ء) فرانسیسی فلسفی، ناول نگار جولین بینڈا پیرس میں یہودی خاندان میں پیدا ہوئے۔ فرانسیسی ادب کا مطالعہ کرنے کے باوجود سائنسی علوم کو ادب پر فوقیت دیتے تھے۔ اپنی تصنیف "La Trahison des clerces" کی وجہ سے مقبولیت حاصل کی جس کا ترجمہ "The Betrayal of the Intellectuals" کے نام سے ہوا۔ ۱۸۹۴ء میں سوربون سے گریجویٹ ہوئے۔ تنقیدی مضامین لکھنے سے ادبی سفر کا آغاز کیا۔ بعد ازاں ناول کی وجہ سے شہرت حاصل کی۔ دیگر اہم تصانیف میں "Belphegor" اور "Exercise of a Man Buried Alive" قابل ذکر ہیں۔

سینٹ بیو: (C. A. Saint Beuve)

(۱۸۰۴ء۔۱۸۶۹ء) فرانسیسی نقاد نے ناول اور شاعری بھی لکھی لیکن اصل وجہ شہرت تنقیدی مضامین ہیں۔ Boulogne پیکارڈے، فرانس میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۲۴ء تا ۱۸۲۷ء Charlemagne کالج پیرس سے طب کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۸۲۸ء میں سیلنٹ لوئس ہسپتال میں خدمات انجام دیں۔ ۱۸۲۴ء سے اخبار "گلوب" میں تنقیدی مضامین لکھنے کا آغاز کیا۔ وکٹر ہیوگو سے ملاقات کی اور ان کے کام کے حوالے سے بھی لکھا۔ ۱۸۴۵ء میں فرانس اکیڈمی کے ممبر بنے۔ ۱۸۴۸ء میں یورپ چلے گئے۔ ۱۸۴۹ء میں پیرس واپس آئے اور ۱۸۳۴ء میں نظموں کا مجموعہ اور سوانحی ناول "Volupt" شائع ہوا۔ فرانس کالج میں لاطینی شاعری کے پروفیسر رہے۔ "Monday Chats" کے عنوان سے تنقیدی کالم لکھے۔ ناولوں اور شاعری میں خاطر خواہ کامیابی نہ ملنے کے بعد ساری توجہ تنقید کی طرف رہی۔ انیسویں صدی کی رومانی تحریک نے ان پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ ان کی شاہکار تصنیف "Port Royal" (۱۸۳۷ء۔۱۸۵۹ء) کی پانچ جلدیں دراصل "Jansenist" تحریک کی دستاویز کی حیثیت سے اہمیت رکھتی ہیں۔ اس نے مذہبی تاریخ و تحقیق کے ساتھ ساتھ فلاسفی کی تاریخ اور جمالیات کی تاریخ کو بھی متاثر کیا۔ متعدد تنقیدی مضامین لکھے "Portraits Litteraires" (۳ جلدیں) بھی اہم تصنیف ہے۔

سینٹ جان پرس: (Saint John Perse)

(۱۸۸۷ء۔۱۹۷۵ء) فرانسیسی شاعر، ویسٹ انڈیز میں پیدا ہوئے۔ قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کئی اہم سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ بطور سفارتکار شاندار ریکارڈ کے حامل رہے۔ ۱۹۴۱ء تا ۱۹۴۵ء لائبریری آف کانگریس امریکہ کے مشیر رہے۔ گرینڈ آفیسر آف لیجن آف آنر، نائٹ آف دی گرینڈ کراس آف دی برٹش ایمپائر، ایوارڈ آف میرٹ امریکن اکیڈمی آف آرٹس اینڈ لیٹرز، گرینڈ پرکس نیشنل ڈی لیٹرز اور گرینڈ پرکس انٹرنیشنل پوئٹری بلجیم جیسے اعلیٰ اعزازات و انعامات حاصل کیے۔ انہوں نے بہت لکھا لیکن متعدد مسودے نازیوں کی تباہ کاریوں کے نتیجے میں ضائع ہو گئے۔ البتہ اپنی میسر شدہ اعلیٰ شعری تصانیف کی بدولت بیسویں صدی کے عظیم شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی شاعری مشکل اور تہہ دار ہے اور اسی خوبی نے ان کی شاعری کو عظیم بنایا ہے۔ "Anabase" فرانسیسی میں ہے لیکن اس کا انگریزی ترجمہ ٹی ایس ایلیٹ نے

کیا۔ نظم "ونڈز" کا اردو ترجمہ "ہوائیں" کے نام سے انیس ناگی نے کیا۔(۱۵) پیرس کی شہرت ایک عرصے تک صرف فرانسیسی بولنے والوں تک محدود تھی لیکن اب ان کا شعری مقام بین الاقوامی شہرت کا حامل ہے۔ تخلیقات کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

(Flaubert, Gustave) فلا ئبیر، فلوبیر:

(۱۸۲۱ء۔۱۸۸۰ء) منفرد اسلوب کے مالک اور انیسویں صدی کے فرانسیسی ناول نگار پیرس کے قریب ایک گاؤں Roune میں پیدا ہوئے۔ والد ڈاکٹر تھے۔ ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی۔ ۱۸۴۰ء میں قانون کی تعلیم کے لیے پیرس گئے۔ سیر و سیاحت کی لیکن جب مرگی کے دورے پڑنے لگے تو اپنی والدہ کے پاس آ گئے۔ لوسی کولٹ شاعرہ سے عشق ہوا لیکن شادی نہ ہو سکی۔ پھر کال گرلز اور بری عورتوں کے پاس آنے جانے لگے۔ ان کی زندگی میں ان کے دوست میکسم کیمپ نے اہم کردار ادا کیا۔ میکسم اور فلائبیر نے یونان، مصر، بیروت، عرب امارات میں وقت گزارا۔ قسطنطنیہ کی سیاحت کی۔ اس دوران کئی بیماریاں سمیٹیں اور زندگی کے آخری سال بیماری اور تنہائی سے لڑتے گزارے۔ کم خوراکی، حد سے زیادہ شراب نوش و سگریٹ نوشی اور سر وورزش نہ کرنے کی وجہ سے جسم بھدا ہو گیا تھن۔ ۱۸۸۰ء میں لائبریری کے صوفے پر مردہ پائے گئے۔ فلائبیر بیک وقت رومانویت پسند اور حقیقت نگار تھے۔ انہوں نے اپنے اسلوب کو نکھارنے کے لیے انتھک محنت کی۔ کبھی وہ ایک صفحے پر دو دو ہفتے محنت کرتے۔ ۱۸۷۷ء میں "تین کہانیاں" کے نام سے کتاب شائع ہوئی۔ "Sentimental Education" "ناول سات سال میں مکمل ہوا۔ بقول فلائبیر ان کی اعلیٰ تخلیق جس کا نام "Bouvard et Pecuchet" تھا، ان کی موت کے بعد شائع ہوئی۔ "مادام بواری" فلائبیر کا شاہکار ناول تسلیم کیا جاتا ہے۔

(Levi- Strauss, Claude) کلولیوی سٹراس:

(۱۹۰۸ء۔۲۰۰۹ء) فرانسیسی ماہر بشریات اور ساختیاتی بشریات کے بانی بلجیم میں پیدا ہوئے۔ سوسیئر Ferdinand de Saussaue کے لسانی ماڈل کے تحت دنیا کی قدیم اساطیر کا مطالعہ کر کے ساختیاتی بشریات کی بنیاد رکھی جس سے اساطیر فہمی کا نیا در وا ہوا۔ کلولیوی سٹر اس کے فنکار اور دانشور والد کا تعلق فرانسیسی یہودی خاندان سے تھا۔ جنگ عظیم اول کے دوران وہ اپنے نانا کے پاس Verailles میں رہے۔ Sorbonne سے قانون و فلسفے کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۱ء میں دو ثانوی سکولوں میں فلسفے کا استاد بننے کے لیے امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۵ء میں فرانسیسی ثقافتی مشن کا حصہ بن کر برازیل گئے اور چار سال ساؤ پالو یونیورسٹ میں عمرانیات کے پروفیسر رہے۔ ۱۹۳۹ء میں فرانس آ کر جنگی خدمات انجام دیں۔ پھر ان سے فرانس کی شہریت لے لی گئی اور انہوں نے جان بچا کر دو سال نیو یارک میں گزارے۔ یہاں دوسرے جلاوطن دانشوروں کے ساتھ مل کر سماجی تحقیق کے سکولوں میں پڑھایا۔ یہیں راک فیلر فاؤنڈیشن کی مدد سے Ecole Libre des Hautes etudes کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۴۸ء میں فرانس واپسی ہوئی۔ ۱۹۵۰ء میں Practipue des havtos Etudes کے ڈائریکٹر بنے۔ ایک سو برس کی بھرپور زندگی گزار کر وفات پائی۔ ان کے مطابق انسانوں کی مختلف ثقافتیں، رویے، لسانی طور طریقے اور اسطوریات ساری انسانی زندگی کی تہہ میں موجود مشترکہ بنیادی ڈھانچے کی عکاس ہیں۔(۱۶) فرنچ اکیڈمی کے رکن رہے لیجئن آف آنرز سے نوازا گیا۔ تصانیف میں "Tristes Tropiques، "Elementary Structures of Kinship"، "The Savage Mind" "اہم ہیں۔

لیوی برول (Lucien Levy-Bruhl):

(۱۸۵۷ء۔۱۹۳۹ء) فرانسیسی ادیب، ماہر بشریات اور ماہر نفسیات پیرس میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے سماجیات اور نفسیات کے حوالے سے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ انسانی ذہن کو دو سطحوں میں تقسیم کر کے ایک سطح کو "Primitive" اور دوسری سطح کو "Western" کا نام دیا۔ ان کے خیال میں پہلی سطح کا ذہن حقیقیت اور غیر حقیقت میں فرق نہیں کر سکتا جبکہ ''ویسٹرن'' میں فرق کرنے کی یہ صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ "Primitive Mind" تضاد اور اختلافات کا قائل نہیں جبکہ ''ویسٹرن مائنڈ'' منطق کی بات کرتا ہے نیز Western کا آغاز Primitive سے ہوتا ہے۔ اسی طرح اشیاء بھی ابتدا سے انتہا کی طرف سفر کرتی ہیں۔ "How Native Think" علم انسانیت کے حوالے سے اہم تصنیف ہے۔ Collective Representation کے متعلق بھی تحریریں اہمیت کی حامل ہیں جن میں انسانی نفسیات کو موضوع بنایا گیا ہے۔

موپساں (Maupassant, Guy de):

(۱۸۵۰ء۔۱۸۹۳ء) فرانسیسی افسانہ نگار پیرس کے ایک آسودہ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیمی ادارے لائی سی آف ریون فرانس سے تعلیم حاصل کی۔ نوجوانی ساحلی شہر نارمنڈی میں گزری۔ فرانس اور جرمنی کے درمیان جنگ میں بطور فوجی حصہ لیا۔ پھر فوج کو چھوڑ کر محکمۂ تعلیم میں ملازمت اختیار کر لی۔ اسی زمانے میں فطرت نگار نوجوان ادیبوں کے پیرس کے نواح میں واقع ایمائل زولا کے گاؤں میڈن میں قائم کردہ حلقے میں شرکت کرتے۔ یہیں یادگار کہانی ''بالڈی سوف'' لکھی جو ۱۸۸۰ء میں میڈن ادیبوں کی تخلیقات پر مشتمل مجموعے میں چھپی۔ موپساں کے پختہ اسلوب، گہرائی اور سوزش نے سب کو حیران کیا۔ انہوں نے اپنے دس سالہ ادبی سفر ۱۸۸۰ء تا ۱۸۹۰ء میں ۳۰۰ افسانے اور ۶ ناول تخلیق کیے۔ دنیا کے ہر گوشے میں ان کی کہانیاں پڑھی گئیں اور انہوں عالمی سطح پر افسانہ نگاروں کی دو نسلوں کو متاثر کیا۔ بیان کی سادگی اور سادہ لفظیات ان کے اسلوب کی خوبیاں ہیں۔ کہانی معروضی اور غیر جذباتی انداز میں لکھتے تھے۔ پیرس کے امرا، رؤسا، تجار، بیگمات اور کسانوں کی خاکہ نگاری کی۔ ان کے کردار کم ظرف، بدکردار، لالچی، شیخی خورے اور کنجوس ہیں اور وہ کرداروں کو جوں کا توں پیش کرتے ہیں۔ کثرت شراب نوشی اور عورتوں کی صحبت کی وجہ سے اعصابی تناؤ اور سلفس جیسی بیماریوں کا شکار ہو کر زندگی کے آخری ایام آزمائش اور تکلیف میں گزرے۔ ۱۸۹۱ء میں حالت جنوں میں ذہنی امراض کے ہسپتال میں داخل ہوئے لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا اور ۱۸۹۳ء میں محض ۴۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

میلارمے (Mallarme, Stephane):

(۱۸۴۲ء۔۱۸۹۸ء) فرانسیسی شاعر اور علامتیت پسند تحریک کے بانیوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ پیرس میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۶۲ء سے ادبی و شعری سفر کا آغاز ہوا۔ مشکل پسند شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں ابہام اتنا شدید ہے کہ بعض اوقات مفہوم سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے لیکن ان کے ذاتی خیال میں اچھی شاعری مبہم ہی ہوتی ہے اور کسی نظم کے مکمل معنی اخذ کرنا حقیقی رویہ نہیں ہے۔ حقیقیت سے فرار شاعری کا بنیادی موضوع ہے۔ متعدد نظمیں اور مرثیے مقبول ہوئے۔ خصوصاً وہ مرثیے جو بودلیئر، ایڈگر ایلن پو، رچرڈ ویکنز اور ورلین کے لیے لکھے۔ دو نظموں کو بہت شہرت حاصل ہوئی جو بالترتیب ۱۸۶۴ء۔۱۸۶۵ء میں شائع ہوئیں جن کا انگریزی نام "Herodias" اور "The Afternoon of a Farm" ہے۔(۱۷) وہ والوینز میں فوت ہوئے۔

(Napoleon, Bonaparte) نپولین بوناپارٹ:

(۱۷۶۹ء۔۱۸۲۱ء) انقلاب فرانس کے بعد داخلی انتشار اور سرحدوں پر دشمن کی دھمکیاں عروج پر تھیں جب نپولین نے فرانس کی باگ ڈور سنبھالی۔ نپولین بوناپارٹ نے برلن اور پیرس کے فوجی سکولوں میں تعلیم پائی۔ ۱۶ سال کی عمر میں جمہوری حکومت میں لیفٹیننٹ بھرتی ہوئے۔ فوج کے طولون شہر پر قبضے میں نپولین کے کلیدی کردار نے جرنیل کا عہدہ دلوادیا۔ کچھ ہی عرصے میں فرانسیسی فوج کے سربراہ بن گئے۔ ۱۷۹۹ء میں تاحیات فرانس کے فرسٹ کونسل بنے۔ ۱۸ مئی ۱۸۰۴ء کو شہنشاہِ فرانس ہونے کا اعلان کیا اور نوتردام پیرس کے گرجے میں تاج پوشی کی رسم ہوئی۔ تاجپوشی کی رسم کے لیے پوپ کو پیرس دعوت دے کر بلایا لیکن تاج پوپ کے ہاتھ سے لے کر خود اپنے سر پر رکھا اور کہا "یہ تاج خدا نے عطا کیا ہے جو اسے چھوئے اس پر مصیبت آئے۔" ۱۸۰۵ء میں چار لاکھ فوجیوں کے ساتھ روس پر حملہ کیا لیکن فوج کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑا۔ ۱۸۱۴ء میں لیپزگ کی لڑائی میں شکست ہوئی اور نپولین کو سینٹ ہلینا میں جلاوطن کر دیا گیا۔ یہیں وفات پائی۔ نپولین نے وصیت کی تھی کہ اس کے جسم کو دریائے سین کے کنارے ان لوگوں کے درمیان دفن کیا جائے جن سے وہ محبت کرتا ہے۔ اسی لیے ان کی موت کے ۱۹ سال بعد ۱۸۴۰ء میں ان کا تابوت فرانس لا کر انوالیہ گنبد کے نیچے دفنایا گیا۔ نپولین کے حوالے سے ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ سلطان ٹیپو کی درخواست پر ان کی مدد کے لیے فرانس سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے لیکن سمندر طوفان کے باعث سفر جاری نہ رہ سکا۔ انہوں نے کئی روز ساحل سمندر پر طوفان رکنے کا انتظار کیا لیکن اسی دوران انگریز ایک طوفان بن کر ہندوستان پر چھا گئے۔ (۱۸)

(Verlaine, Paul) ورلین:

(۱۸۴۴ء۔۱۸۹۶ء) رمزیت، اشاریت اور علامتیت کی تحریک کے بانیوں میں سے فرانس کے شہر میٹز میں پیدا ہوئے۔ غنائی شاعری میں اہم مقام حاصل ہے۔ کالج کا زمانہ شہر کے ان قہوہ خانوں میں گزرا جہاں بڑے شعرا اور دانشوروں کا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ سٹیفانے، میلارمے، اناتول، راں بو حلقۂ احباب میں شامل تھے۔ ۱۸۶۶ء میں نظموں کا پہلا مجموعہ شائع ہوا۔ ۱۸۷۰ء میں میتھا ئلڈ مانتے سے شادی کی جو دو سال سے زیادہ قائم نہ رہ سکی۔ اپنے دوست آرتھر راں بو کے ہمراہ طویل سیاحت پر روانہ ہوئے۔ اس زمانے کی نظمیں "Romances Sons Paroles ۱۸۷۴ء" میں شامل ہیں۔ راں بو پر گولی چلانے کے جرم میں جیل گئے اور وہیں مذہب کے قریب ہوئے۔ بعد میں صحافت سے وابستگی اختیار کی۔ شاعری میں سادگی اور الجھاؤ دونوں ملتے ہیں۔ شاعری کے بڑے موضوعات خدا اور عورت ہیں۔ اول الذکر سے روحانیت اور آخر الذکر سے نفسانی خواہش کا پتہ چلتا ہے۔ فرانسیسی عروض میں تبدیلیاں کیں۔ قافیے کو ترک کر کے نثری نظم کو رواج دیا لیکن شاعری میں ترنم موجود ہے۔ ان کی یہ جدت پسندی بعد کے شاعروں کے لیے رہنما اصول کی حیثیت اختیار کر گئی جسے فرانسیسی رمز نگار شاعروں نے نہایت خوبی سے سراہا۔ اپنی تنقیدی تصنیف "Art Poetique" میں شاعری کی ماہیت کے بارے بیان کیا ہے۔

(Victor Hugo) وکٹر ہیوگو:

(۱۸۰۲ء۔۱۸۸۵ء) فرانسیسی شاعر، ڈراما نگار اور ناول نویس بیسن کاں Besancon میں پیدا ہوئے۔ والد نپولین کی فوج میں جنرل تھے۔ تعلیم پیرس کے مشہور ادارے لیسے لوئی گراں سے حاصل کی۔ زمانۂ طالب علمی سے شاعری اور ادب کے مطالعے کا شوق تھا۔ شاتوبریاں کے مداح تھے اور کہتے کہ ان کی تقلید کروں گا۔ ۱۷ سال کی عمر میں اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ادبی رسالہ "محافظ ادب Conservateur Litteraire" جاری کیا۔ ۱۸۲۲ء میں گیت Odes کو اشاعت کے بعد بہت پسندیدگی حاصل ہوئی۔ ۱۸۲۲ء میں ہی اپنی بچپن کی دوست ادیل خوشے سے شادی کی۔ "کرامول کی تمہید Preface de Cromwell" کی اشاعت کے بعد فرانسیسی رومانوی تحریک کے قائد کہلائے

جانے لگے۔(۱۹) متعدد نظمیں، ڈرامے اور ناول شائع ہوئے۔ تین بار شکست کے بعد ۱۸۴۱ء میں فرانسیسی اکیڈمی کے رکن منتخب ہوئے۔ ۱۸۴۳ء میں بیٹی کی شادی ہوئی لیکن وہ کشتی ڈوبنے سے وفات پا گئی۔ اس صدمے نے ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو متاثر کیا اور دس تک کچھ نہیں لکھا۔ ۱۸۵۱ء میں نپولین کے فرانس کے مطلق العنان بادشاہ بننے کے بعد مخالف جماعت سے وابستگی اختیار کر لی۔ ۱۸۵۲ء میں جلاوطن ہوئے اور اٹھارہ سالہ جلاوطنی میں ہر صنف ادب پر طبع آزمائی میں کی۔ ان کی شہکار نظمیں اور نثری کام جلاوطنی کے دور کی ہی یادگار ہیں۔ پیرس میں وفات پائی اور Pantheon دفن ہوئے۔

ہنری کوربین (Henry Corbin):

(۱۹۰۳ء۔۱۹۷۸ء) فرانسیسی فلسفی، ماہر الٰہیات و دینیات نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ ایران میں گزارا۔ پیرس میں پروٹسٹنٹ فرقے میں پیدا ہوئے۔ ۱۹ سال کی عمر میں علم الکلام اور فلسفے میں سرٹیفیکیٹ کیتھولک انسٹیٹیوٹ آف پیرس سے حاصل کیا۔ پھر جدید فلسفے کی طرف متوجہ ہوئے۔ ۱۹۲۵ء میں سوربن یونیورسٹی سے فلاسفی کی ڈگری لی۔ عربی اور سنسکرت زبانیں سیکھیں۔ ۱۹۳۰ء میں جرمنی گئے اور مارٹن ہائیڈ گر کے فرانسیسی میں ترجمے کیے۔ بعد ازاں شہاب الدین سہروردی سے متعارف ہوئے۔ ان کے نظریات سے سخت متاثر ہوئے اور عمر بھر انہیں نظریات کے زیر اثر رہے۔ اخلاقیات ان کا اہم موضوع رہا۔ وہ عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کرتے ہیں۔ ان کے مطابق مسلمانوں کے ہاں ابن رشد کے بعد فلسفے کا خاتمہ ہو گیا جبکہ ایران میں فلسفے پر کچھ کام ہوتا رہا ہے۔ انہیں موسیقی سے بہت دلچسپی تھی۔ تصانیف میں "Avicenna and the Visionary Recite"، "History of Islamic Philosophy"، "Creative Imagination in the Sufism"، "Spiritual Body and Celestial Earth"، "The Man of Light in Iranian Sufism" شامل ہیں۔(۲۰)

ان فرانسیسی مشاہیر کے حالات و افکار کے مطالعے سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر سہیل احمد خان نے وسعت قلبی و ذہنی سے ان شخصیات کے نظریات و عقائد اور علم و ادب میں موشگافیوں کو بخوبی سمجھا اور پرکھا ہے۔ اپنے وسعت مطالعہ اور علمی بصیرت سے ان کے کارناموں کی گیرائی اور اپچ کو نہ صرف داد دی بلکہ علم و ادب کے قارئین کے لیے علم و ادب اور فکر کی نئی راہیں متعین کیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ انتظار حسین بحوالہ (فلیپ) مجموعہ سہیل احمد خاں لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، ۲۰۰۹ء
2. Brereton, Geoffrey. A Short History of French Literature. London: Penguin Books,1954. P: 313-314.
۳۔ یاسر جواد (مترجم)، انسائیکلوپیڈیا ادبیات عالم، لاہور: الفیصل، ۲۰۰۹ء، ص ۳۴
4. Benedikt, Micheal, George E. Wellwarth. Modern French Plays. London: Faber and Faber Ltd, P: 9-12.
5. Brereton, Geoffrey. A Short History of French Literature. London: Penguin Books,1954. P: 310.312.
۶۔ فاخر حسین، فرانسوی ادب کے آثار، لاہور: نگارشات ۱۹۱۹۱ء، ص ۲۱۸۔۲۱۹
۷۔ یوسف حسین خاں، ڈاکٹر، فرانسیسی ادب علی گڑھ: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۶۲ء، ص ۴۲۶۔۴۶۹
8. https://philarchives.org>Gaston Bachelard
9. Seurat, Denis. Modern French Literature. New York: G. P. Putnam's Sons,1946. P: 155.160
10. www.britannica.com
۱۱۔ عبد الباری، مولوی (مترجم)، طریق اور تفکرات مصنفہ رینے ڈیکارٹ، حیدر آباد دکن: ادارہ جامعہ عثمانیہ ۱۹۳۲ء، ص ۳۔۲۰

۱۲۔ ناصر عباس نیر، ڈاکٹر (مرتب)، ساختیات ایک تعارف، اسلام آباد: پورب اکادمی، ۲۰۱۱ء، ص ۲۲۹۔۲۳۰

۱۳۔ حمیرا اشفاق، اردو فرانسیسی ادب کے باہمی روابط، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء، ص ۱۵۱

۱۴۔ محمد اکبر علی، ڈاکٹر عقیلہ بشیر، ژاک دریدا کا "رد تشکیل" کا تصور اور اردو ناقدین کی رائے مشمولہ "متن جلد ۴، شمارہ ۲ (جولائی تا دسمبر ۲۰۲۳ء)" اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، ص ۱۵۳۔۱۶۱

۱۵۔ ستار طاہر، نوبل انعام یافتہ مصنف ۱۹۸۹ء۔۱۹۰۱ء، لاہور: روہتاس بک، ۱۹۹۰ء، ص ۱۳۱۔۱۳۲

۱۶۔ ناصر عباس نیر، ڈاکٹر (مرتب)، ساختیات ایک تعارف، اسلام آباد: پورب اکادمی، ۲۰۱۱ء، ص ۲۲۷۔۲۲۹

۱۷۔ وہاب اشرفی، ڈاکٹر، تاریخ ادبیات عالم (جلد پنجم)، اسلام آباد: پورب اکادمی، ۲۰۰۶ء، ص ۷۷۔۷۸

۱۸۔ اسلم کھوکھر (مرتب)، تین عظیم ڈکٹیٹر، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۰۹ء، ص ۱۳۔۲۰۶

19.Bishop. Morris. A Survey of French Literature, Vol 2. New York: Harcourt Brace Jovanovich,1965. P 39-40

20.www.iranicaonline.org

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Roman Havalajat

1. Intizar Hussain Ba hawala Majmoah Sohail Ahmad Khan, Lahore: Sang-e- Meel Publications, 2009
2. Brereton, Geoffrey. A Short History of French Literature. London: Penguin Books,1954. P: 313-314
3. Yasir Jawad Translator, Encyclopedia Adbiat Aalam, Lahore: Al-Faisal 2009, P: 34
4. Benedikt, Micheal, George E. Wellwarth. Modern French Plays. London: Faber and Faber Ltd, P: 9-12.
5. Brereton, Geoffrey. A Short History of French Literature. London: Penguin Books,1954. P: 310.312.
6. Fakhir Hussain, Fransvi Adab key Aasar,Lahore: Nigarshat, 1991, P:218.219
7. Yousaf Hussain Khan, Fransisi Adab, Aligarh: Anjuman Taraqi Urdu Hind,1962, P:462-469
8. https://philarchives.org>Gaston Bachelard.
9. Seurat, Denis. Modern French Literature. New York: G. P. Putnam’s Sons,1946. P: 155.160
10. www.britannica.com
11. Abdul Bari, Molvi, Translator, Tareeq or Tafakrat Written Rene Decart, Haider Abad Deccan: Adara Jamia Usmania 1932, P:3-20
12. Nasir Abbas Nairr, Sakhtiyat Aik Tauruf,Islam Abad:Purab Academy,2011, P: 229-230
13. Humaira Ishfaq, Urdu Fransisi Adab key Bahmi Rawabit, Islam Abad, Muqtadra Qumi Zuban,2010, P: 151
14. Muhammad Akbar Ali, Dr. Aqeela Bashir, ZAK Dreda ka Rad e Tashkeel ka tasawar or urdu Naqdeen ki Raay Mashmoola (Matan Vol.4), Bahawalpur: Islamia University,P:153-161
15. Sitar Tahir, Nobel Inaam Yafta Musanif, 1990, Lahore: Rohtas Book, P:131-132
16. Nasir Abbas Nairr, Sakhtiyat Aik Tauruf,Islam Abad:Purab Academy,2011,P:227-229
17. Wahab Ashrafi, Tarikh Adbiat Aalam Vol5.Islamabad: Purab Academy,2006, P:77-78
18. Asalam Khokhar Murattab,Teen Azeem Dictator,Lahore: Fiction House,2009,P: 13-206
19. Bishop. Morris. A Survey of French Literature, Vol 2. New York: Harcourt Brace Jovanovich,1965. P: 39-40
20. www.iranicaonline.org